روزنامہ
CPL 61
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سوموار یکم جنوری 2001ء - 5 شوال 1421 ہجری - یکم صلح 1380 ہش جلد 51-86 نمبر1

کچھ زاد راہ لے لو

حضرت ابن عمرؓ فرمایا کرتے تھے

جب شام ہو تو صبح کا انتظار نہ کیا کر اور صبح کے وقت شام کی راہ نہ دیکھا کر۔ اور صحت کے وقت اپنی بیماری کے لئے کچھ عمل کرلے اور اپنی زندگی میں موت کے لئے کچھ زادراہ لے لے۔

(صحیح بخاری کتاب الرقاق باب قول النبی کن)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اے عزیزو! تم تھوڑے دنوں کے لئے اس دنیا میں آئے ہو اور وہ بھی بہت کچھ گزر چکے۔ سو اپنے مولا کو ناراض مت کرو۔ ایک انسانی گورنمنٹ جو تم سے زبردست ہو اگر تم سے ناراض ہو تو وہ تمہیں تباہ کر سکتی ہے۔ پس تم سوچ لو کہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی سے کیونکر تم بچ سکتے ہو۔ اگر تم خدا کی آنکھوں کے آگے متقی ٹھہر جاؤ تو تمہیں کوئی بھی تباہ نہیں کر سکتا اور وہ خود تمہاری حفاظت کرے گا اور دشمن جو تمہاری جان کے درپے ہے تم پر قابو نہیں پائے گا ورنہ تمہاری جان کا کوئی حافظ نہیں اور تم دشمنوں سے ڈر کر یا اور آفات میں مبتلا ہو کر بے قراری سے زندگی بسر کرو گے اور تمہاری عمر کے آخری دن بڑے غم اور غصہ کے ساتھ گزریں گے۔ خدا ان لوگوں کی پناہ ہو جاتا ہے جو اس کے ساتھ ہو جاتے ہیں۔ سو خدا کی طرف آجاؤ اور ہر ایک مخالفت اس کی چھوڑ دو اور اس کے فرائض میں سستی نہ کرو اور اس کے بندوں پر زبان سے یا ہاتھ سے ظلم مت کرو۔ اور آسمانی قہر سے ڈرتے رہو کہ یہی راہ نجات ہے۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 72-71)

نئی صدی مبارک

یکم جنوری 2001ء سے اکیسویں صدی اور تیسرے ملینیم کا آغاز ہو رہا ہے۔ ادارہ الفضل کی طرف سے تمام احباب جماعت کی خدمت میں اکیسویں صدی اور نئے ملینیم کی مبارکباد پیش ہے۔ خدا تعالیٰ اس صدی کو عالمگیر دینی فتوحات کی صدی بنا دے۔ آمین۔

مجلس موصیان اور وقف عارضی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:

"موصی صاحبان کا ایک بڑا گہرا اور دائمی تعلق قرآن کریم سیکھنے۔ قرآن کریم کے نور سے منور ہونے۔ قرآن کریم کی برکات سے مستفیض ہونے اور قرآن کریم کے فضلوں کا وارث بننے سے ہے۔ اسی طرح قرآن کریم کے انوار کی اشاعت کی ذمہ داری بھی ان لوگوں پر عائد ہوتی ہے..... اس لئے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ تعلیم قرآن اور وقف عارضی کی تحریکوں کو موصی صاحبان کی تنظیم کے ساتھ ملحق کر دیا جائے اور یہ سارے کام ان کے سپرد کر دئے جائیں۔ اسی لئے آج میں موصی صاحبان کی تنظیم کا خدا کے نام اور اس کے فضل پر بھروسہ کرتے ہوئے اجرا کرتا ہوں۔ تمام ایسی جماعتوں میں جہاں موصی صاحبان پائے جاتے ہیں ان کی ایک مجلس قائم ہونی چاہیے۔ یہ مجلس باہمی مشورے کے ساتھ اپنے صدر کا انتخاب کرے۔ منتخب صدر جماعتی نظام میں سیکرٹری وصایا ہو گا اور اس صدر کے ذمہ علاوہ وصیتیں کرانے کے یہ کام بھی ہو گا کہ وہ گاہے بگاہے مرکز کی ہدایت کے مطابق وصیت کرنے والوں کے اجلاس بلائے۔ اس اجلاس میں وہ ایک دوسرے کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کریں جو ایک موصی کی ذمہ داریاں ہیں۔ یعنی اس شخص کی ذمہ داریاں جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کی بشارت ہمیں یہ بتاتی ہے کہ خدا کے سارے فضلوں اور اس کی ساری رحمتوں اور اس کی ساری نعمتوں کا وہ وارث ہے"۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۱۰ اپریل 1969ء)

ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے خدا سے قطع تعلق کر لیا

(حضرت خلیفۃ المسیح الاول)

تمام بنی نوع انسان سے جہاں تک ممکن ہو احسان کرو۔ خدا رب العالمین ہے۔ یہ بھی رحیم للعالمین ہو جاوے۔ پس یہ تقویٰ ہے۔

ایسے لوگوں کی طرح مت ہو جاؤ جن کی نسبت فرمایا کہ (-) جنہوں نے اس رحمت اور پاکی کے سرچشمہ قدوس خدا کو چھوڑ دیا اور اپنی شرارتوں۔ چالاکیوں۔ ناعاقبت اندیشیوں۔ غرض قسم قسم کی حیلہ سازیوں اور روباہ بازیوں سے کامیاب ہونا چاہتے ہیں۔ مشکلات انسان پر آتی ہیں۔ بہت سی ضرورتیں انسان کو لاحق ہیں۔ کھانے پینے کا محتاج ہوتا ہے دوست بھی ہوتے ہیں دشمن بھی ہوتے ہیں۔ مگر ان تمام حالتوں میں متقی کی یہ شان ہوتی ہے کہ وہ خیال اور لحاظ رکھتا ہے کہ خدا سے بگاڑ نہ ہو۔ دوست پر بھروسہ ہو۔ ممکن ہے وہ دوست مصیبت سے پیشتر دنیا سے اٹھ جاوے یا اور مشکلات میں پھنس کر اس قابل نہ رہے۔ حاکم پر بھروسہ ہو تو ممکن ہے کہ حاکم کی تبدیلی ہو جاوے اور وہ فائدہ اس سے نہ پہنچ سکے۔ اور ان احباب اور رشتہ داروں کو جن سے امید اور کامل بھروسہ ہو کہ وہ رنج اور تکلیف میں امداد دیں گے اللہ تعالیٰ اس ضرورت کے وقت ان کو اس قدر دور ڈال دے کہ وہ کام نہ آسکیں۔ پس ہر آن خدا سے تعلق نہ چھوڑنا چاہئے جو زندگی۔ موت۔ کسی حالت میں ہم سے جدا نہیں ہو سکتا۔

خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے خدا سے قطع تعلق کر لیا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ تم دکھوں سے محفوظ نہ رہ سکو گے اور سکھ نہ پاؤ گے بلکہ ہر طرف سے ذلت کی مار ہو گی اور ممکن ہے کہ وہ ذلت تم کو دوستوں ہی کی طرف سے آجاوے۔ ایسے لوگ جو خدا سے قطع تعلق کرتے ہیں وہ کون ہوتے ہیں؟۔ وہ فاسق۔ فاجر ہوتے ہیں۔ ان میں سچا اخلاص اور ایمان نہیں ہوتا۔ یہی نہیں کہ وہ ایمان کے کچے ہیں۔ نہیں ان میں شفقت علیٰ خلق اللہ بھی نہیں ہوتی۔

(از خطبہ 27۔ جنوری 1896ء)

اپنے کرم سے بخش دے میرے خدا مجھے
بیمار عشق ہوں ترا دے تو شفاء مجھے
جب تک کہ دم میں دم ہے اسی دین پر رہوں
(دین) پر ہی آئے جب آئے قضا مجھے
بے کس نواز ذات ہے تیری ہی اے خدا
آتا نظر نہیں کوئی تیرے سوا مجھے
تیری رضا کا ہوں میں طلبگار ہر گھڑی
گر یہ ملے تو جانوں کہ سب کچھ ملا مجھے
ہاں ہاں نگاہ رحم ذرا اس طرف بھی ہو
بحر گنہ میں ڈوب رہا ہوں بچا مجھے
سجدہ کناں ہوں در پہ ترے اے مرے خدا
اٹھوں گا جب اٹھائے گی یاں سے قضا مجھے

(کلام محمود)

حضرت مسیح موعود کے چند فارسی اشعار کا ترجمہ

کلام حضرت مسیح موعود

اے خداوند من گناہم بخش
سوئے درگاہِ خویش راہم بخش
روشنی بخش در دل و جانم
پاک کن از گناہ پنہانم
دلستانی و دلبرائی کن
بہ نگاہے گرہ کشائی کن
در دو عالم مرا عزیز توئی
وانچہ می خواہم از تو نیز توئی

ترجمہ اردو

مولا مرے قدیر مرے کبریا مرے
پیارے مرے حبیب مرے دلربا مرے
بار گنہ بلا ہے مرے سر سے ٹال دو
جس رہ سے تم ملو مجھے اس رہ پہ ڈال دو
اک نورِ خاص میرے دل و جاں کو بخش دو
میرے گناہِ ظاہر و پنہاں کو بخش دو
بس اک نظر سے عقدۂ دل کھول جایئے
دل لیجئے مرا مجھے اپنا بنایئے
ہے قابلِ طلب کوئی دنیا میں اور چیز؟
تم جانتے ہو تم سے سوا کون ہے عزیز
دونوں جہاں میں مایۂ راحت تمہیں تو ہو
جو تم سے مانگتا ہوں وہ دولت تمہیں تو ہو

(درعدن)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا پر معارف ارشاد

رمضان کے بعد ہر عید الفطر ہمارے لئے جو پیغام لاتی ہے وہ یہ ہے کہ اب سے تم اس فطر کے دور میں داخل ہو رہے ہو جس میں صرف حلال چیزیں تم پر حلال ہیں اور تمام حرام اور تمام مکروہات تم پر حرام ہیں۔

(الفضل 4 جنوری 2000ء)

جماعت احمدیہ روڈرگ کا آٹھواں جلسہ سالانہ

(رپورٹ: صدیق احمد منور۔ مربی سلسلہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 8 اور 9 جولائی 2000ء کو روڈرگ جزیرہ کی جماعت کو اپنے ہیڈ کوارٹرز میں آٹھواں جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ مجموعی طور پر سن 2000ء کا یہ پہلا جلسہ بہت کامیاب رہا۔ مکرم محمد امین جواہر صاحب امیر جماعت احمدیہ ماریشس نے بھی شرکت کی اور ان کی تحریک پر اٹھارہ افراد پر مشتمل ایک وفد نے بھی شرکت کی اور وفد کی ایک ممبر خاتون نے روڈرگ میں بیت الذکر کے مینارہ کی تعمیر کے لئے 25 ہزار روپیہ مکرم امیر صاحب کی خدمت میں پیش کیا۔ ماضی میں یہ جلسہ صرف یک روزہ ہوتا تھا امسال دو روز کے پروگرام پر مشتمل تھا۔ جلسہ سالانہ کی کامیابی کا جائزہ لیتے ہوئے کہہ سکتے ہیں کہ گزشتہ سال کی نسبت ہر پہلو سے اضافہ ہوا۔ حاضری کے لحاظ سے، پروگرام میں تقاریر کے معیار کے لحاظ سے، نماز تہجد اور دیگر نمازوں میں حاضری کے حوالے سے اور غیر احمدیوں اور عیسائیوں کی جلسہ میں شمولیت کے اعتبار سے ہمارا قدم آگے بڑھا۔

5/ جولائی کے روز ریڈیو کے ذریعہ خاکسار صدیق احمد منور کو جلسہ سالانہ کے حوالے سے احمدیت کا محبت بھرا پیغام روڈرگ کی تمام آبادی تک پہنچانے کی توفیق ملی۔

حکومت ماریشس کے وزیر روڈرگ Hon.Joly Coeur Benoit نے اتوار کے اختتامی اجلاس میں شرکت کی اور اپنی تقریر میں جماعتی خدمات کی تعریف کی اور کہا کہ روڈرگ کی آبادی کو مذہب اور اخلاق کی طرف لانے میں جو جدوجہد جماعت احمدیہ کر رہی ہے وہ قابل تعریف ہے۔

حال ہی میں جماعت احمدیہ میں شامل ہونے والے نئے احمدیوں نے جلسہ کے کام میں ہاتھ بٹایا اور جماعت کا باہمی تعاون محبت اور قربانی کا جذبہ دیکھ کر حیران ہوئے اور ان کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی۔ اتوار کو اختتامی اجلاس کے بعد سب حاضرین کی خدمت میں ماریشن مقبول ڈش بریانی پیش کی گئی۔

جلسہ کے روح پرور اور مبارک ماحول میں سب احمدی دوستوں نے محسوس کیا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود نے جو متضرعانہ دعائیں جلسہ سالانہ اور اس میں شریک ہونے والوں کے لئے کی ہیں وہ ہمارے حق میں قبول ہو رہی ہیں۔

احباب سے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ مولا کریم اگلے سال اس سے بھی زیادہ بہتر رنگ میں جلسہ منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل یکم دسمبر 2000ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مجلس خدام الاحمدیہ روڈرگ کا پہلا سالانہ اجتماع

○ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجلس خدام الاحمدیہ روڈرگ کا پہلا سالانہ اجتماع 23/ جولائی 2000ء کو جماعت کی مرکزی بیت روڈرگ میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ مجموعی طور پر حاضری 50 کے قریب تھی۔ تلاوت، نظم، کوئیز اور تقاریر کے تمام پروگرام دلچسپ تھے۔ کل دو اجلاس ہوئے۔ مکرم مولانا صدیق احمد منور (مربی سلسلہ) نے اختتامی تقریر کی اور خدام کو دعوت الی اللہ کی اہمیت بتائی اور حضور انور ایدہ اللہ کا یہ پیغام پہنچایا کہ ہر احمدی (مربی) ہے اور اس نے اپنے علاقہ کو احمدیت کے لئے فتح کرنا ہے۔ اجتماعی دعا کے بعد خدام کی دو ٹیموں کے درمیان فٹ بال میچ بھی ہوا۔

الحمدللہ کہ خدام الاحمدیہ کا یہ پہلا تاریخی اجتماع دینی اور روحانی ماحول میں کامیابی سے منعقد ہوا۔

(الفضل انٹرنیشنل یکم دسمبر 2000ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 3 روپے

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

دنیائے صحافت میں "الفضل" کا امتیازی مقام

اخبار کے 82 سالہ علمی سفر کی ایک اجمالی جھلک

مثال آئینہ ہے دل کہ یار کا گھر ہے مجھے کسی سے بھی اس دہر میں غبار نہیں
کبھی تو دل پہ بھی جا کر اثر کرے گی بات سنائے جائیں گے ہم، تم کہو ہزار نہیں
کروڑ جاں ہو تو کر دوں فدا محمدؐ پر کہ اس کے لطف و عنایات کا شمار نہیں

سیدنا محمود

ایک منفرد خصوصیت

تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ ایشیائی دماغ "الفضل" نام کے فقط دو اخباروں ہی سے آشنا ہیں۔ ایک عدن کے پندرہ روزہ جریدہ "الفضل" سے جس کا ذکر جناب محی الدین الوائی ایم اے (الازھر) کی کتاب "عرب دنیا" کے صفحہ 114 پر ہے جو مکتبہ برہان اردو بازار دہلی نے پہلی بار دسمبر 1961ء میں شائع کی تھی۔ دوسرا اخبار "الفضل" جماعت احمدیہ کا مشہور عالم آرگن ہے جو خدائے رحیم و کریم کے فضل کے ساتھ 18 جون 1913ء سے (پانچ سال کی جبری تعطل یا التوا کے سوا) 82 سال سے جاری ہے۔

یہ ایک ایسی قابل رشک اور منفرد خصوصیت ہے جو میرے خیال ناقص میں برصغیر کے کسی اور مذہبی اخبار کو حاصل نہیں۔

اخبار کا واقعاتی پس منظر

بانی "الفضل" حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد خلف الصدق حضرت مسیح موعود نے اس نئے اخبار کا پہلا نمونہ کا پرچہ شائع کرنے سے قبل اخبار "بدر" قادیان مورخہ 5 جون 1913ء کے صفحہ 17 تا 20 میں اس کے واقعاتی پس منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے اس کی فوری ضرورت کے متعدد پہلوؤں کی نشان دہی فرمائی جن کا خلاصہ آپ ہی کے الفاظ میں زیب قرطاس کیا جاتا ہے۔

اول: "بے شک ایک وہ زمانہ تھا کہ جماعت قلیل تھی۔ اور پھر اکثر لوگ زمینداروں کے طبقہ میں سے تھے۔ لیکن اب علاوہ اس مخلص جماعت کی ترقی کے ہزاروں مخلص تعلیم یافتہ پیدا ہو گئے ہیں۔ جن کے لئے علوم کو وسعت دینے کے لئے اخبار کی اشد ضرورت ہے پریس کی موجودہ آسانیوں نے ساری دنیا کی خبروں سے آگاہی کو ایک سہل الحصول امر بنا دیا ہے اس لئے علم دوست طبقہ اس فائدہ سے محروم رہنا پسند نہیں کرتا۔ علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلوں کے افراد کو ہر معاملہ میں دوسروں سے بڑھ کر قدم مارنا چاہئے۔ اور سب مفید علوم میں ان کا نمبر دوسروں پر فائق ہونا ضروری ہے۔"

دوم: "بہت سے احمدی ہیں کہ جو احمدی تو ہو گئے ہیں۔ لیکن ان کو ابھی معلوم نہیں کہ احمدی ہو کر ہم پر کیا ذمہ داریاں عاید ہوتی ہیں اور کس طرح ہمیں دوسروں کی نسبت رسومات و بدعات اور مقامات اسراف سے بچنا چاہئے۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے بھی ایک سخت کوشش کی ضرورت ہے۔

سوم: "ترقی کرنے والی قوم کے لئے اپنے اسلاف کے نیک کاموں بلند ارادوں وسیع الحوصلگیوں صبر و استقلال کے کارناموں سے واقف ہونا اور اپنے کام کو پورا کرنے کے لئے ہر قسم کی مشقت اٹھانے کے لئے تیار ہونا ضروری ہوتا ہے۔ اس لئے احمدی جماعت کو (دین حق) سے واقفیت بھی ضروری ہے۔ خصوصاً رسول کریم (فداہ ابی و امی) اور صحابہ کی تاریخ سے۔"

چہارم: "ہندوستان نہیں۔ بلکہ دنیا کی اکثر قوموں میں اس وقت سخت بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔ اور ایک دوسرے کے خلاف بغض و عناد کا دریا جوش مار رہا ہے...... اس لئے ضروری ہے کہ بڑے زور سے اس معاملہ پر حضرت صاحب کی تحریروں سے روشنی ڈالی جائے۔

...... اور احمدی جماعت کو اس موقعہ پر ان کے اہم فرائض بار بار یاد دلائے جائیں"

پنجم: "احمدی جماعت میں تعلیم کا پھیلانا ہے...... پس احمدی جماعت کا اہم فرض تھا کہ اس معاملہ میں دوسروں سے بڑھ کر قدم مارتی اور اس جماعت کا کوئی فرد نہ رہتا۔ جو تعلیم یافتہ نہ ہو۔ اور نہ صرف خود تعلیم حاصل کرتے۔ بلکہ دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیتے۔

ششم: "احمدی جماعت اب ہندوستان کے ہر گوشہ میں پھیل گئی ہے۔ لیکن آپس میں ایک دوسرے سے واقفیت پیدا کرنا اور میل ملاپ کو ترقی دینا بہت ضروری ہے۔"

ہفتم: احمدی جماعت کو دنیا کی ترقی سے آگاہ کرنا ہے تاکہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے محروم نہ رہیں۔ اور دین و دنیا میں ترقی حاصل کریں۔ اور اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ تجارت حرفت و صنعت اور ایجادات جدیدہ سے انہیں آگاہ کرنے کا کوئی ذریعہ نکالا جائے۔

ہشتم: "جن ممالک میں (دعوت الی اللہ) نہیں ہوئی ان کی طرف توجہ کرنا اور دشمنان (دین حق) کی تبلیغی کوششوں سے (احمدیوں) کو آگاہ کرنا۔"

نظام عمل کے مطابق لائق

تحسین برق رفتار ترقی

کاروان "الفضل" 18 جون 1913ء سے اب تک خدا کی دی ہوئی توفیق سے جس شان کے ساتھ بانی "الفضل" کے مجوزہ نظام عمل کے ہر گوشہ کو کمال فراست و بصیرت اور جانفشانی و عرق ریزی سے پیش نظر رکھتے ہوئے ترقی کی نئی سے نئی منازل نہایت برق رفتاری سے طے کر رہا ہے وہ لائق صد تحسین ہے اور ایک کھلی حقیقت ہے جس کی تفصیل کے لئے ہزاروں صفحات بھی ناکافی ہیں۔ ع

سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لئے

لہٰذا زیر نظر مختصر مقالہ سے مقصود و مطلوب اخبار "الفضل" کے پون صدی سے زیادہ عرصہ پر محیط نہایت طویل اور کٹھن علمی سفر کی صرف چند اجمالی جھلکیاں پیش کرنا ہے۔ رب ذوالجلال "بانی الفضل" (نوراللہ مرقدہ) کی ان سب منظوم دعاؤں کے آسمانی اور لازوال خزانہ سے ادارہ "الفضل" کو قیامت تک مالا مال رکھے جن میں سے چند درج ذیل اشعار میں خدا کے اس محبوب بندہ نے 1954ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت احدیت (جل شانہ و عزاسمہ) کی بارگاہ عالی میں پیش کی تھیں۔

احسان و لطف عام رہے سب جہان پر
کرتے رہو ہر اک سے مروت خدا کرے

پھیلاؤ سب جہان میں قول رسولؐ کو
حاصل ہو شرق و غرب میں سطوت خدا کرے
سایہ فگن رہے وہ تمہارے وجود پر
شامل رہے خدا کی عنایت خدا کرے
پرواز ہو تمہاری نہ افلاک سے بلند
پیدا ہو بازوؤں میں وہ قوت خدا کرے

بطحا کی وادیوں سے جو نکلا تھا آفتاب
بڑھتا رہے وہ نور نبوت خدا کرے
قائم ہو پھر سے حکم محمدؐ جہاں میں
ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے

بانی "الفضل" اور الفضل کے ذریعہ تخیل پاکستان کی پہلی اینٹ

50 سالہ تاریخ ہندو پاک پر بصیرت کی نگاہ رکھنے والا ہر دانشمند بخوبی جانتا ہے کہ بیسویں صدی کی تیسری دہائی میں مسلمان دشمن طاقتیں اسی طرح برصغیر میں پوری قوت سے حرکت میں آگئیں جس طرح کشمیر، فلسطین، چیچنیا، بوسنیا اور فلپائن کے مسلمانوں کے خلاف مجتمع ہو گئی ہیں اور شدھی، سنگٹھن اور مسلم اقلیت کے معاشی و سیاسی بائیکاٹ جیسی مہلک تحریکوں نے مظلوم مسلمانوں کے صفحہ ہستی سے محو ہو جانے کا زبردست خطرہ پیدا کر دیا تھا اور بعض فرقہ پرست اور متعصب ہندو لیڈروں نے دھمکی دی کہ

سپین والوں نے مورس یعنی مسلمانوں کو اپنے ملک سے نکال دیا تھا ہم مسلمانوں کو ہندوستان سے نکال ڈالیں گے۔

سر عبدالرحیم نے مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس 1925ء منعقدہ علی گڑھ میں اپنے خطبہ صدارت میں اس خوفناک منصوبہ کا خصوصی ذکر بھی کیا ("قائداعظم اور ان کا عہد" صفحہ 159 مولفہ مورخ پاکستان سید رئیس احمد جعفری ناشر مقبول اکیڈمی لاہور طبع سوم 1962ء)

ہندو اخبار "ملاپ" مورخہ 15 مئی 1925ء نے اعلان کیا:

"ہم بھی ایک نیا گل کھلائیں گے اور اس گل کی مہک کابل، کلکتہ اور کشمیر سے راس کماری تک پھیل جائے گی...... اس سے ہندو ریاست قائم ہوگی پوین شدھی ہو گی اور افغانستان اور سرحد کی فتح ہو گی۔"

اس اعلان کے دو سال بعد شاتم رسول راجپال نے "رنگیلا رسول" کے نام سے کتاب لکھ کر زخم رسیدہ مسلمانوں کے دلوں میں خنجر گھونپ دیا اور برطانوی ہند کے چیف جسٹس نے اس مجرم کو رہا کر دیا جس سے پورا ملک شعلہ جوالہ بن گیا۔

اس موقع پر حضرت امام جماعت احمدیہ نے مسلمانان ہند کو متحد ہونے کا انقلابی پیغام دیا جسے "الفضل" کے علاوہ شمالی ہند کے مسلم پریس نے نمایاں طور پر شائع کیا اس ضمن میں اخبار "الفضل" نے یکم جولائی 1927ء کی اشاعت میں حضرت امام ہمام خلیفۃ المسیح الثانی کا ایک بصیرت افروز مضمون شائع کیا جس میں آپ نے تحفظ ناموس رسالت کے لئے متحد ہونے کے لئے یہ تحریک فرمائی کہ آئندہ مسلمان صرف مسلمانوں سے سودا لیں تا ان کا روپیہ متعصب ہندوؤں کے ہاتھ میں جا کر آنحضرت ﷺ کے خلاف استعمال نہ ہو نیز تحریک فرمائی کہ مسلمانان ہند 22 جولائی 1927ء کو مشترکہ جلسے کریں جس میں مسلمانوں کی اقتصادی اور تمدنی آزادی کے متعلق مسلمانوں کو آگاہ کیا جائے۔ اس مضمون کی اشاعت سے ملک بھر کے مسلمانوں میں اقتصادی آزادی کی زبردست لہر پیدا ہو گئی ہزاروں دکانیں دیکھتے ہی دیکھتے مسلمانوں کی کھل گئیں اور ان میں کفایت شعاری، تنظیم اور حصول حقوق کا نیا ولولہ پیدا ہو گیا ازاں بعد ہندوستان کے طول و عرض میں 22 جولائی 1927ء کے پرجوش جلسوں میں قومی اتحاد کا ایسا روح پرور منظر دیکھا گیا جس کی نظیر برطانوی ہند میں قبل ازیں نہیں پائی جاتی جس پر اس دور کے مسلمان اخبارات مثلاً سیاست' زمیندار' انقلاب' مشرق' آزاد ہند (مدراس) کے فائل شاہد ناطق ہیں۔ اس دن ملک بھر میں سینکڑوں نہیں ہزاروں نہایت کامیاب جلسے منعقد ہوئے حتیٰ کہ شاہی مسجد لاہور میں بھی نہایت پرشکوہ جلسہ ہوا جس میں "روزنامہ سیاست لاہور" (24 جولائی 1927ء) کی خبر کے مطابق چالیس ہزار مسلمانوں کا اجتماع ہوا۔ اس جلسہ کی صدارت کے فرائض حضرت خان صاحب ذوالفقار علی خان صاحب (رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ) کے چھوٹے بھائی مولانا محمد علی جوہر نے ادا فرمائے۔ اس روز جو جلسہ زیارت ولی بابا قلعہ جمرود کے پاس انعقاد پذیر ہوا اس میں ہندوؤں کے خلاف اقتصادی بائیکاٹ کے علاوہ از خود بعض ۔ ور انتہائی اقدامات کرنے کا فیصلہ کیا گیا جس کی قراردادیں روزنامہ "بندے ماترم" لاہور نے 30 جولائی 1927ء کے پرچہ میں شائع کردیں پھر لکھا:

"اس وباء کا آخری نتیجہ یہ ہو گا کہ ہندوستان دو حصوں میں منقسم ہو جائے گا ایک وہ جسے حقیقی معنوں میں ہندوستان کہا جائے گا اور دوسرا مسلمستان۔"

دوسرے الفاظ میں

تخیل پاکستان کی یہ بھی ایک بنیادی اینٹ تھی

جو 22 جولائی 1927ء کے ملک گیر جلسوں کے نتیجہ میں رکھی گئی اور مسلمانان ہند ایک متحدہ قومی پلیٹ فارم پر پورے جوش و خروش سے جمع ہو گئے۔ یہ پلیٹ فارم اگلے سال اور بھی مضبوط و مستحکم ہو گیا جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تحریک "سیرت النبیؐ" کے مطابق یکم محرم 1347ھ مطابق 20 جون 1928ء کو پوری شان اور قوت و شوکت کے ساتھ ملک بھر میں پہلا یوم سیرت النبیؐ منایا گیا۔ اخبار "الفضل" نے اس موقع پر 72 صفحات پر مشتمل شاندار نمبر شائع کیا جو اپنوں اور بیگانوں نے از حد پسند کیا۔ اس تاریخی دستاویز کی اشاعت کے علاوہ اخبار "الفضل" نے ملک بھر میں ہونے والے جلسوں کی مفصل رپورٹیں اور خبریں شائع کرکے عشاق رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے جذبات میں زبردست تلاطم پیدا کر دیا۔ ان جلسوں کی کامیابی پر بڑے بڑے لیڈر دنگ رہ گئے اور ہندوستان کے مسلم پریس مثلاً اخبار مشرق (گورکھ پور) اخبار مخبر اودھ) اخبار سلطان (کلکتہ) اخبار کشمیری لاہور) اور "اردو اخبار" (ناگپور) نے اس مبارک تحریک کے ذریعہ مسلم امہ کے ایک مرکز پر جمع ہونے کی تفصیلات شائع کیں اور بانی "الفضل" حضرت امام جماعت احمدیہ کو اس عدیم المثال اور بے نظیر کامیابی پر مبارکباد دی۔

اک وقت آئے گا کہ کہیں گے تمام لوگ
ملت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

دیگر عظیم معرکوں کی طرف اشارہ

صفحات کی تنگ دامانی نے میرا قلم اخبار "الفضل" کے 1928ء سے 2000ء تک کے شاندار دینی، ملی، علمی اور اخلاقی کارناموں کی تفصیل بیان کرنے سے روک دیا ہے اس لئے 72 برسوں پر پھیلے ہوئے اس وسیع اور ہنگامہ پرور دور کے عظیم معرکوں مثلاً

"تحریک آزادی کشمیر" قیام پاکستان کے لئے 46-1945ء کے مرکزی و صوبائی انتخابات' اور مملکت خداداد پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد اس کے استحکام اور عروج و ارتقا کے ہر گوشے

پر رہنمائی اور اس عرصہ میں خلیفہ وقت کے مقدس ارشادات کی اشاعت اور اس کی روشنی میں جماعت احمدیہ کے اخلاق' روحانیت تنظیم اور دعوت الی اللہ میں بصیرت افروز مضامین کے ذریعہ قیادت اور دیگر بے شمار اہم مسائل ہیں اس بلند پایہ اخبار کے ناقابل فراموش کی طرف محض اشارہ کر سکتا ہوں اور اب صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اپریل 1987ء میں ایجوکیشنل ایڈز پاکستان (قصر توحید 1945ء بلاک 2 فیڈرل بی ایریا) کراچی نمبر 38 کی طرف سے "جدید اردو صحافت" کے نام سے ایک نہایت معلومات افروز کتاب منظر عام پر آئی جو پاکستان کے مشہور ادیب و محقق جناب مسعود بن محمود صاحب کے رشحات قلم کا نتیجہ ہے فاضل مولف نے اس کتاب کے صفحہ 260 اور 261 پر "پاکستان کے چند مقبول روزنامے" کے زیر عنوان ملکی اخبارات کی نہایت مختصر منتخبہ فہرست دی ہے جس میں فن صحافت کے زاویہ نگاہ سے اخبار "الفضل" ربوہ کو بھی شامل کیا ہے۔ یہ انتخاب جماعت احمدیہ کے اس مرکزی

ترجمان کی درخشندہ و تابناک ملی و علمی و دینی روایات کی اثر انگیزی اور انقلاب آفرینی کا آئینہ دار ہے۔

جماعت احمدیہ اور "الفضل" کا شاندار مستقبل۔

آخر میں بانی "الفضل" حضرت سیدنا محمود المصلح الموعود کی اخبار بدر مورخہ 5 جون 1913ء کی تاریخی تحریر کے ابتدائی حصہ سے "جماعت احمدیہ" اور "الفضل" کے عظیم الشان مستقبل سے متعلق ایک ضروری اقتباس ہدیہ قارئین کرتا ہوں۔

اخبار الفضل کے جلیل القدر بانی نے آج سے 87 سال پہلے قوت یقین سے لبریز الفاظ میں فرمایا:

"ہندوستان کیا ہر ملک میں جنگل کے جنگل درختوں کے کھڑے ہوتے ہیں۔ ان درختوں کو کس نے لگایا۔ اور کون ان کی حفاظت کر رہا ہے۔ کس نے ان کو پانی دیا پھر کس نے جانوروں اور حشرات الارض سے ان کی نگہبانی کی وہ کون سی قوم تھی جو اپنا وقت اور مال صرف کر کے ان کے لگانے اور پھر ان کی حفاظت کرنے میں مصروف رہتی اگر کوئی قوم ایسی نظر نہیں آتی۔ تو پھر وہ کہاں سے آئے

آسمان پر ایک ہستی ہے جس نے زمین کو آسمان کو سورج کو چاند کو ستاروں کو سیاروں کو آگ کو پانی کو مٹی کو ہوا کو انسان کو حیوان کو پیدا کیا ہے۔ اسی نے ان درختوں کو لگایا اور ایسے رنگ میں لگایا ہے۔ کہ جسے دیکھ کر عبرت حاصل کرنے والے عبرت حاصل کر سکتے ہیں۔ ایک چھوٹے سے بیج کو جسے دیکھ کر کوئی وہم بھی نہیں کر سکتا کہ اس میں اس قدر عظیم الشان درخت کھڑا ہو جائے گا۔ ہوائیں اڑا کر لاتی ہیں۔ اور ایک خالی زمین پر گر جاتا ہے پھر ہلکی ہوائیں اس پر کچھ گرد و غبار ڈال دیتی ہیں اور پھر آسمانوں کا اور زمینوں کا بادشاہ سورج کو حکم دیتا ہے۔ کہ اپنی حرارت سے وہ سمندروں میں سے پانی کھینچے مانسونیں اسے اڑا کر لاتی ہیں۔ اور رفتہ رفتہ وہ بادل کی صورت اختیار کرتا ہے اور اس وسیع میدان میں کہ جس میں وہ بیج آ پڑا تھا۔ آ کر برستا ہے۔ اور پھر بغیر اس کے کہ کوئی انسان بیلوں اور کوؤں کی مدد سے اسے پانی دے اسے پانی مل جاتا ہے اور وہ بیج اپنی طاقت کے مطابق پھولتا ہے۔ اور پھر اس میں سے ایک باریک سی شاخ نکلتی ہے جو زمین سے خوراک حاصل کرتی ہے اور سورج سے حرارت لیکن چند سال نہیں گزرنے پاتے کہ وہ ایک درخت ہو جاتا ہے۔ اور پھر اسے پھل لگتے ہیں۔ اور پھر اپنے وقت پر وہ پھل زمین پر گر جاتے ہیں۔ اور ان سے اس طریق پر اور درخت پیدا ہوتے ہیں۔ اور ہوتے ہوتے لاکھوں لاکھ درخت پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور بعض دفعہ ان کا دائرہ سینکڑوں میلوں تک وسیع ہو جاتا ہے۔ کیا کوئی اس بیج کو دیکھ کر نتیجہ نکال سکتا تھا کہ یہ بیج اس طرح بڑھے گا؟ ہاں کیا کوئی اس چھوٹی سی شاخ کو جو بارش کے بعد زمین سے نمودار ہوئی تھی دیکھ کر فیصلہ کر سکتا تھا۔ کہ یہ شاخ لاکھوں شاخوں کی جڑ ہو گی۔

پھر کیا کوئی اس اکیلے درخت کو دیکھ کر کہہ سکتا تھا۔ کہ اس درخت سے لاکھوں درخت پیدا ہوں گے۔ مگر اس دنیا کا ایک آقا ہے اس کے ایک ادنیٰ سے اشارے سے یہ سب ہوا۔ اور ہوتا ہے۔

جس طرح بغیر کسی کے بیج لگائے بغیر کسی کے پانی دیئے بغیر کسی کی ظاہری حفاظت اور کوشش کے یہ جنگل پیدا ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح نامعلوم طور سے ایک روحانی بیج دنیا میں ڈالا جاتا ہے۔ اور اسے دیکھ کر ہر کوئی یہ کہتا ہے کہ یہ اکیلا بیج جو کسی کی حفاظت میں نہیں جلد تباہ ہو جائے گا۔ اور کسی کے پاؤں تلے آ کر پس جائے گا۔ اور کوئی کونپل اس سے پیدا بھی ہوئی۔ تو وہ جلد روندی جائے گی۔ لیکن وہ نادان کیا جانتا ہے۔ کہ

اس کا نگراں گو کسی کو نظر نہیں آتا۔ مگر وہ سب کا نگراں ہے۔ اور کوئی چیز اس کی نظروں سے پوشیدہ نہیں۔ وہ اس کی حفاظت کرتا ہے۔ اور الہام کے پانی سے سیراب کرتا ہے ہاں بے شک اس بیج کے ہالی نظر نہیں آتے۔ مگر اس کی حفاظت کے لئے ملائکہ تلواریں لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ اور ہر ایک خطرہ سے اسے محفوظ رکھتے ہیں۔ لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ وہ روحانی بیج جو خدا نے دنیا میں ڈالا ہے۔ جلد تباہ ہو جائے گا لیکن ایک دن یہ دیکھ کر حیران ہو جاتے ہیں کہ وہ تمام دنیا میں پھیل گیا ہے۔ اس کے کاٹنے کی کسی کو طاقت نہیں۔ بلکہ جو چیز اس کی لپیٹ میں آتی ہے اس کے سامنے سر تسلیم خم کرتی ہے۔

خدا کا رحم ہونے کو ہے محمود
تغیر ہو رہا ہے آسماں میں

(کلام محمود)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ ہالینڈ

جلسہ سالانہ ہالینڈ 2000ء

چند تاثرات

جلسہ کے لئے 21، 22 اور 23۔ اپریل کی تاریخیں مقرر ہوئی ہیں!

"کیا حضور تشریف لائیں گے"؟

یہ وہ مکالمہ ہے جو جلسہ سالانہ ہالینڈ کی ہر سال تاریخ کے مقرر ہونے پر زبان زد عام ہوتا ہے۔ الحمد للہ کہ اس کا جواب ہمیشہ "انشاء اللہ" ہوتا ہے۔ اور اس جواب کے ساتھ ہی جلسے کی رونقوں اور بہاروں کے تصور سے آنکھیں ستاروں کی طرح جھلملانے لگتی ہیں۔ اور دل بلیوں اچھلنے لگتے ہیں۔ اور پھر چھوٹے بڑوں کو یہ فکر دامنگیر ہو جاتی ہے کہ ہمارا نام ڈیوٹی والی لسٹ میں آنے سے رہ نہ جائے۔ یہ آوازیں بڑوں اور بچوں کی طرف سے کانوں میں پڑنے لگتی ہیں۔

"پانی پلانے والوں میں میرا نام ضرور لکھیں میں تو نرسری میں نام لکھواؤں گی وہاں بڑا مزا آتا ہے" ان کی زبان تو صاف نہیں ہوتی لیکن ارادے خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت بلند ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں حضرت مصلح موعود کے اس دعائیہ شعر کا وارث بنائے آمین۔

میری تو حق میں تمہارے یہ دعا ہے پیارو
سر پہ اللہ کا سایہ رہے ناکام نہ ہو

کچھ آوازیں دوسری طرف سے "ضیافت کی ڈیوٹی کے لئے ہم حاضر ہیں" "مہمان نوازی خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی کر لیتے ہیں" "سینی نظافت کی ڈیوٹی کے لئے میرا نام لکھ لیں"۔ سوال ہوتا ہے کہ آپ نے اپنے لئے نظافت کی ڈیوٹی ہی کیوں چنی؟

جواب ملتا ہے۔ کہ صفائی نصف ایمان ہے۔ اور محنت طلب کام کو اگر جذبے اور خلوص نیت سے کیا جائے تو اجر بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے بہترین ملتا ہے۔ کچھ آوازیں ایسی بھی ہوتی ہیں۔ کہ ہم حاضر ہیں جہاں بھی چاہیں ہماری ڈیوٹی لگا دیں۔ یہ سچ ہے کہ کامیابی حاصل کرنے کے لئے جذبوں کی صداقت بہت ضروری ہے۔ ورنہ وہی حال ہوتا ہے۔ جو اس بادشاہ کے محل کا ہوا تھا۔ کہ اس نے ڈھیروں روپیہ خرچ کر کے محل تعمیر کروایا۔ لیکن اس محل کا ایک کونہ باوجود کوشش کے خوبصورت نہ بن سکا۔ جب وجہ معلوم کی گئی تو پتہ چلا کہ مصاحبوں نے اس کونے میں استعمال ہونے والی جگہ ناجائز ذرائع سے بادشاہ کو خوش کرنے کے لئے کسی غریب سے چھینی تھی۔

ہالینڈ کے جلسہ سالانہ 2000ء 21 تا 23 اپریل کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل اور رحم سے کامیابی سے نوازا۔ الحمد للہ۔ مہمانان گرامی اندرون ملک اور بیرون ممالک 20 اپریل سے آنا شروع ہو گئے تھے۔ جلسہ کے تینوں دنوں میں حاضری کچھ یوں رہی۔ حاضری ممبرات ہالینڈ 642 احمدی مہمان بیرون ممالک 392 غیر از جماعت 136۔

مہمانوں کی آمد پر دل خدا تعالیٰ کی حمد سے لبریز تھا اور زبان پر حضرت مسیح موعود کا خوبصورت شعر

احباب سارے آئے تو نے یہ دن دکھائے
تیرے کرم نے پیارے یہ مہرباں بلائے

بیت النور نن سپیٹ میں جگہ کی کمی کے پیش نظر اس مرتبہ نن سپیٹ میں ہی ایک بڑا ہال حاصل کیا گیا تھا۔ جس سے ایام جلسہ کے آغاز میں رہائش کی سہولت محسوس ہوئی۔ لیکن مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ یہ کیسا مرض ہے؟ کہ جس کے بڑھنے کی لذت اور سرور دلوں تک سرایت کر جاتا ہے۔ ہمارے پیاروں کی بھی تو یہی دعا ہے۔

"بابرگ و بار ہوویں اک سے ہزار ہوویں"

جلسے کی تمام کارروائی اردو، ڈچ، انگلش اور فرنچ زبان میں ہوئی۔ گاہے بگاہے ضرورت کے مطابق فرانسیسی زبان میں ترجمہ بھی کیا گیا۔ جس کے لئے جماعت ہالینڈ مکرم مشنری انچارج بیلجیم کی مشکور ہے۔

مکرم ھبۃ النور امیر صاحب جماعت ہالینڈ، محترم چوہدری نعیم احمد صاحب وڑائچ اور محترم چوہدری صداقت احمد صاحب نائب مشنری ہالینڈ، مکرم عبدالحمید صاحب صدر انصار اللہ ہالینڈ۔ مکرم نصیر احمد شاہد صاحب مشنری انچارج بیلجیم اور دیگر احباب کی تقاریر در بے بہا کی مانند تھیں۔ موتیوں کے خزانے تو لٹائے گئے چننے والوں نے اپنی جھولیاں بھر لیں۔ جو نہ چن سکے۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے آئندہ انہیں بھی روحانی مائدہ حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

جلسہ کا آغاز پرچم کشائی اور دعا سے ہوا۔

کیونکہ جمعہ کا دن تھا۔ اس لئے حضور پرنور کے خطبہ جمعہ سے افتتاح ہوا اور Live نشر ہوا۔ خطبے کے فوراً بعد ہالینڈ کی ایک بچی عزیزہ منصورہ بیگم کی گائی ہوئی بہت ہی خوبصورت نظم اس خوبصورت موقع پر

آج ہر ذرہ سر طور نظر آتا ہے

بھی ایم۔ٹی۔اے پر نشر کی گئی۔ الحمدللہ ہالینڈ کا جلسہ سالانہ روایتی جوش و جذبے اور عقیدت و احترام کی فضا میں شروع ہوا۔

دوسرے روز یعنی 22 اپریل 2000ء کو 12 بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مستورات سے خطاب فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب میں توکل علی اللہ اور یورپ میں پردے کے بارے میں لجنہ کی غلط فہمی کو دور کیا۔ اتوار 23 اپریل کو شام 4 چار بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اختتامی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ مکمل ہوا۔ دوران جلسہ لنگر خانہ مسیح موعود سے لذیذ کھانا اور گرم گرم چائے پیش کی جاتی رہی۔

22 اپریل کو لنچ دعوت ولیمہ کا کھانا تھا۔ جلسہ سے اگلے روز حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ڈیوٹی والوں کے لئے باربی کیو تھا۔ حضور کے سنگ اس دعوت میں لجنہ کی خوش نصیب کارکنات بھی شامل تھیں اس دعوت کا لطف ہی نرالا تھا۔

پھر قافلہ در قافلہ آنے والوں کا نن سپیٹ سے جدائی کا منظر بھی عجیب تھا۔ اداسی کے آنسوؤں میں اگلے برس کے جلسے کی امید کی چمک کے ساتھ ہر شعبہ دوسرے شعبہ کے ممبران کو کامیابی پر مبارکباد دیتے ہوئے نصیحت کر رہے تھے کہ راستے میں حضور اقدس کی نصیحت کو نہ بھولنا۔ نیند آنے پر راستے میں آرام ضرور کر لینا۔ اللہ سب کا حامی و ناصر ہو آمین۔

آخر میں قارئین سے ہماری ہمیشہ کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر **بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 33084 میں مقصود احمد ولد راجہ منظور احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ماڈل کالونی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج تاریخ 2000-3-5 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ/14000 روپے ماہوار بصورت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مقصود احمد 4/13 شیٹ نمبر 4 ماڈل کالونی کراچی گواہ شد نمبر 1 عبدالمالک خان وصیت نمبر 17218 گواہ شد نمبر 2 راجہ سعید احمد ولد راجہ محمد ذکاء اللہ خان ماڈل کالونی کراچی۔

☆☆☆☆☆☆☆

مسل نمبر 33085 میں منیر احمد خلیل ولد خلیل احمد قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ماڈل کالونی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2000-3-5 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ/9000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد منیر احمد خلیل مکان نمبر A-30 شیٹ نمبر 26 ماڈل کالونی کراچی گواہ شد نمبر 1 عبدالمالک خان وصیت نمبر 17218 گواہ شد نمبر 2 راجہ سعید احمد ولد راجہ محمد ذکاء اللہ خان ماڈل کالونی کراچی۔

☆☆☆☆☆☆☆

مسل نمبر 33086 میں محمد اسماعیل ولد نبی احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ فارغ عمر 73 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رائے پور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1999-6-7 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ زرعی زمین برقبہ 13 ایکڑ واقع رائے پور ضلع سیالکوٹ مالیتی/160000 روپے۔ 2۔ رہائشی مکان برقبہ 4 مرلہ واقع رائے پور ضلع سیالکوٹ مالیتی/30000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ/5760 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد اسماعیل ساکن رائے پور ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 1 رانا ظہر احمد صدر جماعت احمدیہ رائے پور ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 2 رانا غلام منور شاہد وصیت نمبر 31756۔

☆☆☆☆☆☆☆

مسل نمبر 33087 میں میاں نور احمد سندھی ولد میاں قطب دین صاحب قوم رحمانی پیشہ بے کار عمر 76 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن باٹھانوالہ P/O خاص ضلع نارووال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2000-8-4 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ مکان واقع باٹھانوالہ جو کہ مقامی جماعت کو مربی ہاؤس کے لئے دے دیا ہے۔ 2۔ مکان برقبہ 55 فٹ X 35 فٹ واقع بدوملہی محلہ کوٹ دین محمد مالیتی/150000 روپے۔ 3۔ پلاٹ برقبہ آٹھ مرلہ واقع نزد بیت الحمد احمدیہ مرید کے ضلع شیخوپورہ مالیتی/100000 روپے۔ اور نقد رقم نیشنل بینک بدوملہی ضلع نارووال/95000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد میاں نور احمد سندھی معرفت نذیر احمد کلاتھ مرچنٹ بدوملہی ضلع نارووال گواہ شد نمبر 1 عبدالرزاق مربی سلسلہ وصیت نمبر 18078 گواہ شد نمبر 2 رانا نصیر احمد وصیت نمبر 16650۔

مسل نمبر 33088 میں سید محمد سلیمان نصیر ولد سید محمد عارف نصیر قوم سید پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن یو۔کے لنڈن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 99-1-8 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ/25 پونڈ ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد سید محمد سلیمان نصیر یو کے لنڈن گواہ شد نمبر 1 مبارک احمد ولد مکرم کے ایس ایم فرزند علی لنڈن گواہ شد نمبر 2 ڈاکٹر منور احمد یو کے لنڈن۔

☆☆☆☆☆☆☆

مسل نمبر 33089 میں روبینہ نصیر زوجہ سید محمد عارف نصیر صاحب قوم سید پیشہ ٹیچر عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن یو کے لنڈن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 99-1-8 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ مکان نمبر 51 واقع Richmond Park Avenue Bournemouth یو کے لندن کا 1/2 حصہ بقیہ نصف خاوند کا ہے مالیتی/75000 پونڈ۔ 2۔ سٹاک شیئرز پونڈ/4000۔ 3۔ بینک اکاؤنٹ/5000 پونڈ۔ اور حق مہر/500 پونڈ۔ اس وقت مجھے مبلغ/22000 پونڈ سالانہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ روبینہ نصیر یو کے لنڈن گواہ شد نمبر 1 محمد عارف نصیر خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 مبارک احمد یو کے لنڈن۔

☆☆☆☆☆☆☆

کیا اس ہفتہ آپ نے عیادت مریضاں کی؟

اطلاعات و اعلانات

اعلان داخلہ

○ قائداعظم یونیورسٹی نے مندرجہ ذیل مضامین میں M.Phil کا اعلان کر دیا ہے۔ درخواستیں 15 جنوری تک وصول کی جائیں گی۔

مزید معلومات کے لئے دیکھئے ڈان 23/12

1-Biology
2-Chemistry
3-Mathematics
4-Physics
5-Electronics
6-Earth Sciences
7-International Relations
8-History
9-Economics
10-Pakistan Studies
11-American Studies
12- Defence and Strategic Studies
13-Psychology

(نظارت تعلیم)

سوانح حیات
ملک نادر خان مرحوم

○ محترم محمد صادق ملک صاحب اطلاع دیتے ہیں۔ میرے والد مکرم ملک نادر خان صاحب مرحوم انسپکٹر پولیس (ریٹائرڈ) برٹش ایسٹ افریقہ نے 1898ء میں بیعت کی۔ پہلی عالمی جنگ میں جرمنی کی شکست پر ٹانگانیکا کا انتظام گورنر خاں کرک کے ساتھ سنبھالا۔ 1925ء میں ریٹائرڈ ہو کر واپس انڈیا (ضلع جہلم) آئے۔ 1927ء میں ہجرت کر کے قادیان آگئے۔ عرصہ تک قاضی کے فرائض انجام دیئے۔ اکتوبر 1947ء میں جنرل اختر ملک فوجی ٹرک میں واپس جہلم لائے۔ 1956ء میں وفات پائی۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہیں۔

بڑے بیٹے ملک محمد عثمان 1936ء میں افریقہ گئے اور بعد میں لندن میں سکونت اختیار کی 1989ء میں لندن میں وفات پائی۔ اور وہیں دفن ہیں۔

سب دوستوں اور احباب جماعت سے ملک صاحب کے متعلق واقعات ارسال کرنے کی درخواست ہے۔

محمد صادق ملک کرنل (ریٹائرڈ) 949-B کاب لائینز۔ راولپنڈی چھاؤنی۔

لندن کا پتہ:

M.A.MALIK, 60 FARM ROAD,
MORDEN SURREY,
SM4 6RR, U.K.

ضرورت سپرنٹنڈنٹ ہوسٹل

○ نظارت تعلیم کو دارالاکرام (احمدیہ ہوسٹل برائے طلباء) بیوت الحمد کالونی ربوہ کے لئے فل ٹائم سپرنٹنڈنٹ کی ضرورت ہے۔ کم از کم چالیس سال کی عمر کے خواہشمند احباب مورخہ 2001-1-7 بروز اتوار صبح ساڑھے آٹھ بجے مکرم امیر صاحب / مکرم صدر محلہ / جماعت سے مصدقہ درخواست مع نقول اسناد نظارت تعلیم میں تشریف لاکر انٹرویو میں شامل ہوں۔ طلبہ کی نگہداشت اور انتظامی امور کا تجربہ رکھنے والے کو ترجیح دی جائے گی۔

(نظارت تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا

○ مکرم جری اللہ صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں کہ:

خاکسار کے والد محترم مولانا عبدالسلام صاحب طاہر پروفیسر جامعہ احمدیہ محض خدا کے فضل اور احباب کی دعاؤں سے پہلے سے بہت بہتر ہیں اور شیخ زاید ہسپتال لاہور سے فارغ ہو کر گھر آگئے ہیں۔ (واقع کوارٹر تحریک جدید نمبر 82) احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا ان کو جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ (آمین)

نیز خاکسار ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہے جنہوں نے دعاؤں اور دیگر ذرائع سے تعاون فرمایا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

تقریب نکاح

○ مکرم بشیر احمد صدیقی صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن جماعت احمدیہ حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور و زعیم مجلس انصاراللہ بیت الاحد لاہور کے بیٹے مکرم مقبول احمد صاحب صدیقی کے نکاح کا اعلان ہمراہ محترمہ تسلیم اسمٰعیل صاحبہ دختر محمد اسمٰعیل منور صاحب نیو شالیمار ٹاؤن لاہور بعوض حق مہر پچاس ہزار روپے مکرم محمد اقبال نجم صاحب مربی سلسلہ گلشن راوی لاہور نے مورخہ 15۔ دسمبر 2000ء کو بعد نماز جمعۃ المبارک بیت الاحمدیہ سمن آباد لاہور میں پڑھایا۔

مکرم مقبول احمد صدیقی صاحب محترم حکیم محمد صدیق صاحب آف میانی ضلع سرگودھا رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے ہیں۔ اور مکرم شکیل احمد صدیقی صاحب مربی سلسلہ کے بڑے بھائی ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بہت مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

آئی بنک کے لئے کوائف درکار ہیں

○ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر انتظام قائم کردہ نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن و آئی بنک کے سلسلہ میں شعبہ چشم سے تعلق رکھنے والے ایسے ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکل سٹاف ممبرز کے کوائف درکار ہیں جو اس کار خیر کے لئے رضاکارانہ طور پر اپنی خدمات پیش کرنے کے لئے تیار ہوں۔ خواہشمند افراد براہ کرم اپنے کوائف مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کر کے ممنون فرمائیں۔

(صدر نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن)
ایوان محمود۔ ربوہ پوسٹ کوڈ 35460

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان نکاح

○ محترمہ اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ محترم مولوی تاج الدین صاحب مرحوم لائل پوری۔ ربوہ لکھتی ہیں۔ میرے نواسے عزیزم خرم بشیر ولد مکرم بشیر احمد صاحب مدینہ ٹاؤن فیصل آباد کا نکاح محترم شیخ مظفر احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت فیصل آباد نے مورخہ 10۔ نومبر 2000ء بروز جمعۃ المبارک ہمراہ عزیزہ فرحت بنت مکرم عزیز احمد صاحب ڈوگر رضا آباد فیصل آباد مبلغ -/50000 روپے حق مہر پر پڑھا اور دعا کرائی۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ نکاح کامیاب اور بابرکت فرمائے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے آمین۔

درخواست دعا

○ محترم ندیم احمد طاہر صاحب کارکن وکالت مال ثانی تحریک جدید اطلاع دیتے ہیں:

مکرم ڈاکٹر ناصر احمد صاحب ناظم انصاراللہ ضلع حافظ آباد کے والد محترم مکرم چوہدری محمد عبداللہ صاحب چند پریشانیوں میں گھرے ہوئے ہیں احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ان کو ان پریشانیوں سے نجات عطا فرمائے۔ اور ان کے مسائل حل فرمائے۔ آمین

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان دارالقضاء

○ (مکرم حمیداللہ صاحب بابت ترکہ مکرم محمد عبداللہ صاحب)

مکرم حمیداللہ صاحب ابن مکرم محمد عبداللہ صاحب ساکن مکان نمبر 22/9 دارالعلوم غربی (حلقہ خلیل) ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد ۔بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعات نمبر 16/5 دارالرحمت غربی ربوہ برقبہ 10 مرلہ اور نمبر 25/17 دارالنصر ربوہ رقبہ 1 کنال 55 مربع فٹ ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہیں۔ قطعہ / مکان نمبر 16/5 دارالرحمت غربی میرے بھائی مکرم نعمت اللہ صاحب کے نام اور قطعہ نمبر 25/17 دارالنصر خاکسار کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرم حمیداللہ صاحب (پسر)
3۔ مکرم نعمت اللہ صاحب (پسر)
4۔ محترمہ ثریا اسلم صاحبہ (دختر)
5۔ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ (دختر)
6۔ محترمہ ممتاز بیگم صاحبہ (دختر)
7۔ محترمہ ارشاد بیگم صاحبہ (دختر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سیمینار اصلاح وارشاد

○ مورخہ 26۔ نومبر 2000ء بروز اتوار بعد نماز مغرب ہال دفتر مقامی میں نظامت اصلاح وارشاد کے زیر اہتمام سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔ موضوع تھا:

"عصر حاضر میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ پر ہونے والے اعتراضات" موضوع پر گفتگو کرنے اور سوالوں کے جوابات دینے کے لئے مکرم و محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد دعوت الی اللہ تشریف لائے۔ تلاوت اور تعارف پروگرام کے بعد محترم حافظ مظفر احمد صاحب نے موضوع پر گفتگو کی اور بعض اعتراضات کے جوابات سے نوازا۔ اس کے بعد حاضرین کے سوالات کے جوابات دیئے یہ نشست ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہی۔ حاضرین نے انتہائی دلچسپی سے سیمینار کو سنا۔ سیمینار میں 225 خدام نے شرکت کی۔

نکمے پن کی تباہ کن عادت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

اگر نوجوانوں میں بری باتیں پیدا ہو جائیں۔ مثلاً نکمے پن کی عادت پیدا ہو جائے یا سستی کی عادت پیدا ہو جائے یا جھوٹ کی عادت پیدا ہو جائے تو یقیناً آج نہیں تو کل وہ قوم تباہ ہو جائے گی۔

(مشعل راہ نیا ایڈیشن ص 16)

مکرم حنیف احمد محمود صاحب

شذرات

اخبارات و رسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

خوف زدہ عوام

ضمیر آفاقی لکھتے ہیں:

یہاں مذہب ایک باقاعدہ کاروبار کی حیثیت اختیار کر چکا ہے مختلف مسلک. عقیدے. فرقے. کاروباری طریقہ سے چل رہے ہے. جس مسلک. عقیدے اور فرقے کی دکان داری کم پڑنے لگتی ہے تو ہر فرقہ. عقیدہ اور مسلک. اسلام خطرے میں ہے کا نعرہ لگا کر دوسرے فرقے کے لوگوں کو کافر قرار دے کر اس کی جان لینا کار ثواب اور جہاد عظیم سمجھتا ہے. یہ کیسا اسلام ہے کہ جس کے پیروکار اپنی نمازیں بھی اپنے ملک میں آزادی اور خوف کے بغیر ادا نہیں کر سکتے. مسجدوں کے باہر مسلح سیکورٹی گارڈ تعینات ہیں. اور مسجدوں کے دروازے رات نو بجے بند ہو جاتے ہیں یہاں قانون میں سقم ہے یا انسانوں کی سمجھ اسلام کے پیغام کو اس کے حقیقی معنوں میں سمجھ نہیں سکی اس پر غور کرنے کی ضرورت ہے. ورنہ قتل و غارت کے یہ سلسلے نہیں رکیں گے۔

شیعہ سنی فسادات ہوتے رہتے ہیں ایک مسلمان دوسرے کو کافر قرار دے کر خوش ہوتا ہے اور یہ سلسلہ پچھلے ترپن سال سے جاری ہے جس میں کبھی کمی آجاتی اور کسی وقت یہ لاوہ پھر بہہ نکلتا ہے. لیکن پچھلے کچھ عرصے سے ان فسادات میں اس حوالے سے مزید اضافہ ہوا ہے کہ اب قادیانیوں کی عبادت گاہوں پر بھی حملے ہونے لگے ہیں پے در پے دو تین واقعات جن میں درجنوں افراد ہلاک کر دیئے گئے یا ہو چکے ہیں ایک واقعہ سیالکوٹ کے علاقہ قلعہ کالر والہ کے علاقے گھٹیالیاں میں ہوا جہاں قادیانیوں کی عبادت گاہ پر اندھا دھند فائرنگ کی گئی جس کے نتیجے میں 5 افراد ہلاک اور 8 شدید زخمی ہو گئے اور دوسرا واقعہ ضلع سرگودھا میں قادیانی عبادت گاہ پر مشتعل ہجوم کا حملہ جس کے نتیجے میں 5 احمدی ہلاک اور کئی زخمی ہو گئے اس طرح کے واقعات کا کسی اسلامی ریاست میں ظہور پذیر ہونا کوئی نیک شگون نہیں ہے. اخبارات میں ان واقعات کو دہشت گردی قرار دیا گیا جبکہ جماعت احمدیہ کے ترجمان کا کہنا ہے کہ یہ دہشت گردی نہیں بلکہ ایک سوچی سمجھی سازش ہے جو احمدی جماعت کے خلاف تیار کی گئی ہے اور چند شرپسند اس سے اپنے مفادات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے ترجمان کے مطابق سرگودھا میں ہونے والے واقعے میں عشاء کی نماز کے وقت ایک ہجوم نعرہ بازی کرتا ہوا آیا اور احمدیہ بیت الذکر کو گھیرے میں لے لیا دروازہ توڑ ڈالا اور بیت الذکر کے اندر داخل ہو کر موجود نمازیوں پر تشدد شروع کر دیا احمدیوں نے اپنے بچاؤ کی کوشش کی اس دوران شرپسندوں نے فائرنگ شروع کر دی اور چار احمدیوں پر بے دردی سے تشدد کرتے ہوئے ان کے گلے کاٹ دیئے اور ان کے مرنے کے بعد ان کے چہروں کو مسخ کیا. اگر یہ واقعات اسی طرح رونما ہوئے ہیں تو ان واقعات پر تشویش میں مبتلا ہونا ہر پاکستانی کا حق ہے. کہ پاکستانی قوم ابھی 1947ء اور 1971ء کے واقعات کو فراموش نہیں کر سکی کہ اس دوران انسانوں کے ساتھ کیا سلوک روا رکھا گیا تاریخ خون کے آنسو روتی ہے اور آسمان انسانوں کی شقاوت قلبی پر ماتم کناں تھا جب انسان انسانوں کا گلا کاٹ رہے تھے. انسانیت کی تذلیل کر رہے تھے. ایک فرقہ دوسرے فرقے کے بچوں اور عورتوں کے ساتھ وہ سلوک کر رہا تھا جو جانور بھی نہیں کرتے۔ قادیانی فرقہ دوسرے اقلیتوں کی طرح ہے. تو اس سے تعلق رکھنے والے افراد کے جان و مال عزت و آبرو کی حفاظت جہاں حکومت کا فرض ہے وہاں دوسرے انسانوں کا بھی فرض ہے کہ وہ اپنے ساتھ بسنے والے افراد کے حقوق کا خیال رکھیں ان کی جان و مال عزت و آبرو کا احترام اس طرح کریں جس طرح اپنا کرتے ہیں اسلام میں رواداری کی تلقین کی گئی ہے اور مسلمانوں کو تقویٰ اختیار کرنے کا کہا گیا ہے جس کا مطلب ہے انسانی اجتماعیہ میں حسن توازن کا قائم رکھنا اور جو افراد یا گروہ انسانی اجتماعیہ کے حسن توازن کو خراب کرتے ہیں انہیں فسادی کہا گیا ہے اور زمین پر فساد پھیلانے والوں کو مالک کائنات پسند نہیں کرتا. انسان کا انسان ہونے کے ناطے احترام دوسروں پر واجب ہی نہیں فرض ہے. عقیدوں کے اختلافات کا یہ مطلب نہیں کہ دوسرے عقیدے یا فرقے کے لوگوں کی عبادت گاہیں مسمار کر دی جائیں ان کے افراد قتل کر دیئے جائیں ان کے بچوں کو آگ میں جلا کر خوش ہوا جائے اور عورتوں کے ساتھ توہین آمیز سلوک کیا جائے اسلام میں ان باتوں کی گنجائش نہیں اور نہ ہی اسلام ایسے کسی بھی طرز عمل کی اجازت دیتا ہے۔

(روزنامہ مساوات 28 نومبر 2000ء)

نمازوں کے اوقات میں کھیل وغیرہ سے اجتناب کیجئے

کیا آپ نے چندہ الفضل ادا کر دیا ہے؟

عطیۂ خون دیکر دکھی انسانیت کی خدمت کیجئے

اکسیر بلڈ پریشر

ایک ایسی دوا ہے جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے۔ اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے۔ حکماء اور ڈاکٹرز اپنی پریکٹس میں گارنٹی کے ساتھ استعمال کروا سکتے ہیں۔ فی ڈبی (10 یوم کی دوا) -/30 روپے ڈاک خرچ -/30 روپے، پریکٹس کیلئے بڑی پیکنگ خصوصی رعایت کے ساتھ دستیاب ہے۔ تیار کردہ

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ)

گول بازار ربوہ۔ فون 212434 - 211434

جرمن سیل بند ہومیو پیتھک ادویات سے تیار شدہ ہماری سیل بند ادویات خصوصی رعائتی پیکج کے ساتھ 117 ادویات کا بریف کیس اور پوٹنسیاں خصوصی رعایت کے ساتھ اس کے علاوہ گولیاں۔ ٹکیاں، شوگر آف ملک۔ خالی ڈبیاں ڈراپرز نیز ہر قسم کی ہومیو پیتھک کتب بھی رعائتی قیمت میں دستیاب ہیں۔

خدمت انسانیت کے جذبہ کے ساتھ

نئی صدی نیا سال ہومیو پیتھی میں نیا انقلاب

2001 ادارہ کا ہومیو پیتھی سال

محمود ہومیو پیتھک سٹور اینڈ کلینک

اقصیٰ چوک ربوہ فون کلینک 214204

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری، سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں

ڈیزائن: بخارا اصفہان۔ شجرکار۔ ویجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن افغانی وغیرہ

احمد مقبول کارپٹس

مقبول احمد خان آف شکرگڑھ

12- ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل

042-6306163-6368130 Fax: 042-6368134

E-mail: mobi-k@usa.net

معیاری ہومیو پیتھک ادویات

جرمن سیل بند و کھلی ہومیو پوٹنسیاں، مدر ٹنکچرز، بائیوکیمک ادویات، ٹکیاں، گولیاں، شوگر آف ملک، خالی ڈبیاں اور ڈراپر، پرچون و ہول سیل دستیاب ہیں۔ نیز 117 ادویات کا دیدہ زیب بریف کیس بھی دستیاب ہے

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی، گولبازار۔ ربوہ

CPL No. 61

45 سالہ تحقیق و تجربہ کا حاصل

ہومیو تجویز دوا کے 6 نئے طریقے

"لاعلاج" مریضوں کا امکانی علاج

(1) باطنی مشابہت بلحاظ میازمی تناسب (2) مشابہت بلحاظ ترتیب علامات (3) مرضیاتی وشفائیہ علامات میں امتیاز (4) مرضیاتی تحریک کا (مع درجہ و مقام عمل) تعین (5) دوائیں علامات کے مقام کا حسابی تعین (6) ہر علامت کی درجہ اول امکانی دوائیں

پوسٹل / ٹیوشنل ٹریننگ کے لئے

ڈاکٹرز گریجوایٹس میٹریکولیٹس: 3 معیار

ہومیو ڈاکٹر پروفیسر محمد اسلم سجاد

31/55 علوم شرقی ربوہ- 212694